فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ اولیاء و علما

DAWAT-E-ISLAMI

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے دُرُود و سلام" کے صفحہ ٦ پر فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافحَہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت مولانا محمد یار خان بدایونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک متقی اور پرہیز گار عالمِ دین تھے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک پاک باز اور نیک سیرت خاتون سے نکاح فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ایک مدنی منی کی ولادت ہوئی۔ پورا گھر خوشیوں سے بھر گیا، ماں باپ خوشی سے پھولے نہ سمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ

1 . . . مسند ابی یعلی، ٣/ ٩٥، حدیث: ٢٩٠١

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یکے بعد دیگرے پانچ مدنی منّیاں عطا فرمائیں۔ والدین نے ہر مدنی منی کی ولادت پر اسے رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جانتے ہوئے شکر ادا کیا۔ عموماً پہلی بچی پر تو خوشی کی جاتی ہے مگر یکے بعد دیگرے بچیاں ہوں تو خوشی نہیں کی جاتی البتہ مذہبی لوگ ''شکوہ'' نہیں کرتے مگر خواہش نرینہ اولاد کی ہوتی ہے۔ یہ ایسے راضی برضائے الٰہی تھے کہ مدنی مُنّا نہ ہونے پر نہ گلہ شکوہ کیا اور نہ پیشانی پر بل پڑے اور نہ ہی کبھی دل میں کوئی رنج و ملال ہوا، تقدیر کا لکھا سمجھ کر اسے بخوشی قبول کیا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے مگر مدنی منے کی خواہش دل میں چٹکیاں لیتی رہی چنانچہ حضرت مولانا محمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اولادِ نرینہ کے لئے خصوصی دعا مانگی اور یہ نذر مانی کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو اسے راہِ خدا میں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دوں گا، دعا قبولیت کے مرتبے پر فائز ہوئی اور بڑی چاہتوں اور اُمنگوں کے بعد گھر میں ایک مدنی منے کی آمد ہوئی۔ گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، ہر ایک کا چہرہ خوشی سے کِھل اٹھا، گھر میں غربت کے ڈیرے ہونے کے باوجود حضرت مولانا محمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے مدنی منے کی پرورش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ انہیں نذر کے الفاظ یاد تھے کہ اسے راہِ خدا میں خدمتِ دین کے لئے وقف کرنا ہے بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ راہِ خدا میں وقف ہونے والے اسی مدنی منے نے شیخ التفسیر، مُفسِّر شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی اوجھانوی بدایونی گجراتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے نام و

القابات سے شہرت پائی۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تاریخ و مقامِ ولادت

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ۴ جمادی الاولیٰ ١٣١۴ھ بمطابق یکم مارچ 1894ء کو محلہ کھیڑہ بستی اوجھیانی (ضلع بدایوں، یوپی ہند) میں صبحِ صادق کی پر نور اور بابرکت ساعت میں پیدا ہوئے۔[2] شرفِ ملّت حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تاریخِ ولادت شوال ١٣٢۴ھ/ 1906ء لکھی ہے۔[3]

والد ماجد کے حالات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یار خان بدایونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فارسی درسیات پر عبور رکھتے تھے، انہوں نے جامع مسجد اوجھیانی میں ایک مکتب جاری کیا تھا جس میں طلبہ کو تعلیم دیتے تھے، غالباً شیخ المشائخ حضرت سیّد علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بیعت تھے۔[4]

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ٦٨ ملخصاً
2 ... حالاتِ زندگی، حیات سالک، ص ٦۴ ملخصاً وغیرہ
3 ... تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۵۴
3 ... تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۵۴ بتغیر

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی عبادت وریاضت اور دینداری میں بسر کی۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر میں بھی فارسی کی ابتدائی نصابی تعلیم کا مکتب قائم کیا اور بستی کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا جس میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے بچے بھی پڑھنے آتے یوں بستی کی اکثریت آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگرد رہ چکی تھی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات اور حسنِ اَخلاق سے متاثر ہو کر کئی بچے اپنے گھر والوں سے چھپ کر کلمۂ طیبہ پڑھ لیتے اور دائرہِ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ چونکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذریعہ معاش مستقل نہ تھا لہٰذا مکتب میں تعلیم پانے والے بچوں کے سرپرستوں کی جانب سے جو کچھ خدمت ہوتی اسی پر خاندان کا گزارا ہوتا تھا۔ والد ماجد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دوسری بڑی مصروفیت جامع مسجد اوجھیانی کی خدمت تھی جہاں انہوں نے امامت، خطابت اور انتظامی امور سب کچھ اپنے ذمے لے رکھا تھا مگر پینتالیس سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کچھ پائی پیسہ نہ لیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بحیثیت امام کھانے یا کپڑے وغیرہ کے تحائف پیش کرتا تو بھی قبول نہ کرتے اور فرماتے: یہ چیزیں بستی کے مستحقین تک پہنچادی جائیں۔ والد ماجد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار تشریف لے جاتے تو محلے کے بچوں کے اخلاق و کردار کی نگرانی پر خصوصی توجہ فرماتے اور ضرورت پڑتی تو حکمتِ عملی سے اصلاح بھی فرمایا کرتے تھے۔[1]

(1) ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۶۵ ملخصًا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو یہ بات نمایاں طور پر محسوس کی جاسکتی ہے کہ والدین اپنی اولاد کی ظاہری تعلیم و تربیت اور خواہشات پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے تو خرچ کر دیتے ہیں مگر ان کی اخلاقی و روحانی تعلیم و تربیت کی جانب ذرہ برابر توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے وہ ایک ایک کرکے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کا شکار ہوتی چلی جاتی ہے اور بعض اوقات تو معاملہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ دل خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے یاد رکھئے کہ اولاد اگرچہ باپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمّتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے۔ اگر آج تربیت کرتے ہوئے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھائی تو اُسے اپنا فرماں بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و

روحانی تربیت کے لئے بھی کمر بستہ ہو جائیے۔[1]

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں

انہیں نیک تُو بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد سے محبت

والد ماجد حضرت مولانا محمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان عید کے مبارک دن بہت سی ریز گاری لیتے اور بچوں میں بانٹنے کے لئے باہر بیٹھ جاتے، بڑی عمر کے افراد بھی یہ کہتے ہوئے پیسے لے لیتے کہ آج تو استادِ محترم پیسے بانٹ رہے ہیں ہم بھی کچھ لے لیتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمر کے آخری حصے میں بیمار رہنے لگے یہاں تک کہ جسم اچانک سُن ہو جاتا اور چلتے ہوئے لڑکھڑا کر گر جاتے مگر مسجد کے ساتھ ایسا تعلق اور دِلی لگاؤ قائم ہو گیا تھا کہ کسی پَل چین نہ آتا چنانچہ مسجد میں مسلسل حاضر ہوتے، کئی مرتبہ مسجد کی سیڑھیوں سے گرے اور چوٹیں لگیں مگر کسی حال میں مسجد سے منہ نہ موڑا، بعدِ وصال غسل کے وقت جسم پر چوٹوں اور زخموں کے کافی نشانات موجود تھے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مسجد سے محبت

---

1 ... تربیت اولاد، ص ۲۴، ۲۳ وغیرہ

2 ... حالاتِ زندگی، حیات سالک، ص ۲٦ ملخصًا

کرنا، مسجد میں اپنا وقت گزارنا اور اسے آباد کرنا یقیناً خوش بختوں اور سعادت مندوں کا حصہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شمار مَدَنی قافلے مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ 3 دن، 12 دن، 30 دن بلکہ 12 اور 26 ماہ کے لئے بھی سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دھو میں مچا رہے ہیں۔ ان خوش نصیبوں کا اکثر وقت مسجد میں علمِ دین کے حلقوں میں شرکت اور سنتیں سیکھنے سکھانے میں گزرتا ہے آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ مسجد سے محبت اور اسے آباد کرنے کے متعلق تین احادیث ملاحظہ کیجئے۔

(1) حضرت سیدنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم مسجد میں کثرت سے آمد و رفت رکھنے والے کسی شخص کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ [1] ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔ [2]

---

1 . . . پ۱۰، التوبۃ: ۱۸

2 . . . ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰ حدیث: ۲۶۲۶

(2) حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے تاجوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر وقار ہے: جب کوئی بندہ ذکر و نَماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔[1]

(3) حضرت سیّدنا ابو سَعِیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زمانۂ طالبِ علمی

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے زمانۂ طالبِ علمی کو پانچ اَدوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے پہلا دور آبائی بستی اوجھیانی (ضلع بدایوں، یوپی ہند) میں والد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سرپرستی میں شروع ہوا اور گیارہ برس کی عمر میں ختم ہوا۔ اس میں قرآن پاک کی تعلیم سے لے کر فارسی کی نصابی تعلیم اور درسِ نظامی کی ابتدائی کتب شامل رہیں۔ دوسرا تعلیمی دور بدایوں شہر میں گزرا جہاں آپ نے تقریباً ۱۳۲۵ھ بمطابق 1905ء میں مدرسہ شمس العلوم میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۲/۱۳۵، حدیث: ۲۰۳۱

قدیر بخش بدایونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی نگرانی میں تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ تیسرا تعلیمی دور مینڈھو (ضلع علی گڑھ، یوپی ہند) میں گزرا جو تین چار سال پر مشتمل رہا۔

صدر الافاضل کی بارگاہ میں

چوتھے تعلیمی دور کا آغاز ۱۳۳۲ھ میں ہوا جس نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قسمت کا ستارہ چمکا دیا اور تقدیر خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی کے درِ دولت پر لے آئی واقعہ کچھ یوں ہوا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا زاد بھائی مراد آباد میں ملازمت کیا کرتے تھے ۱۳۳۲ھ میں کسی کام سے گھر آنا ہوا، جب واپس جانے لگے پُر زور اصرار کر کے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے ساتھ لے کر جامعہ نعیمیہ مراد آباد حاضر ہوگئے صدر الافاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی نے آپ پر شفقت کرتے ہوئے دریافت فرمایا: آپ کون سے اسباق پڑھتے ہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اسباق بتائے تو صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر دریافت فرمایا: کیا آپ ان اسباق کا امتحان دے سکتے ہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً عرض کی: جی ہاں، چنانچہ حضرت صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ایک کر کے سوال فرماتے گئے اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کا تسلی بھر جواب دیتے رہے جنہیں سن کر حضرت صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوش ہوئے پھر آخر میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چند سوالات قائم کئے تو صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

جوابات اس انداز میں بیان فرمائے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ عَش عَش کر اٹھے اور سمجھ گئے کہ میرے سامنے اس وقت کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ علم و حکمت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن ہے جس کی وسعت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، پھر حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: علم کے ساتھ حلاوتِ علم (علم کی مٹھاس) بھی ہو تو استقامت عطا ہوتی ہے اور انشراحِ صدر کی دولت ملتی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حلاوتِ علم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: حلاوتِ علم تو کونین کے تاجدار دوعالم کے مالک مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے نسبت قائم رکھنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ بس اسی ایک ملاقات نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کا رُخ موڑ دیا اور یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لے کر خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی جیسے شفیق اور مہربان استاد کے زیر سائے علم و عمل کی دولت سے فیض یاب ہونے لگے۔ حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صرف درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ نہ تھے بلکہ تحریر و تصنیف اور مناظرے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دینی و ملّی رہنما بھی تھے جس کی وجہ سے مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے اسباق میں ناغہ ہونے لگا اور جب اس میں اضافہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامعہ نعیمیہ سے نکل کھڑے ہوئے، حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم ہوا تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کو بلوایا اور فرمایا کہ آئندہ آپ کی تعلیم کا حرج نہیں ہونے دیں گے اس دور میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ حافظ مشتاق احمد صدیقی کانپوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی معقولات کے امام اور بلند پایہ استاذ سمجھے جاتے تھے چنانچہ حضرت صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے رابطہ فرمایا کہ آپ جامعہ نعیمیہ مراد آباد تشریف لے آئیں، مگر علامہ مشتاق احمد کانپوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ شرط پیش کی کہ اس وقت میرے پاس جو طلبہ زیرِ تعلیم ہیں اُن سب کے قیام کا انتظام بھی آپ کے ذمہ ہوگا، جسے حضرت صدر الافاضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے منظور فرمالیا اوریوں حضرت علامہ مشتاق احمد کانپوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی جامعہ نعیمیہ مراد آباد تشریف لے آئے۔ اپنے وقت کے منجھے ہوئے شہرت یافتہ استاد کے سامنے ذہین فطین علم کے شوقین طالب علم کا ایک نرالا دور شروع ہوا شاگرد کو ہر گھڑی یہ احساس کہ استاد محترم محض میری تعلیم کی خاطر یہاں بلائے گئے ہیں جبکہ استادِ محترم کے پیش نظر ہوتا کہ یہی وہ طالبِ علم ہے جس کے لئے ہمیں کانپور سے بلایا گیا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا پانچواں اور آخری دورِ طالبِ علمی اس وقت شروع ہوا جب حضرت علامہ مشتاق احمد کانپوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی جامعہ نعیمیہ مراد سے رخصت ہوتے وقت صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی کی اجازت سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے ساتھ میرٹھ لے گئے۔ یوں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انیس برس کی عمر میں ۱۳۳۴ھ بمطابق

1914ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شوقِ علم کا دِیا جلتا رہتا

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دورِ طالبِ علمی میں رات مطالعہ کے لیے جو تیل ملتا تھا وہ تقریباً آدھی رات تک چلتا۔ چراغ تو بجھ جاتا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علم کا دِیا جلتا رہتا چنانچہ جب مدرسہ کا چراغ گُل ہو جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر نکل آتے اور گلی میں جلتے ہوئے بلب کی روشنی میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے میں مصروف ہو جاتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کو مطالعہ کا کس قدر ذوق و شوق تھا اس کا اندازہ ان واقعات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے چنانچہ

امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ مطالعہ

سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نامور شاگرد، مُحَرِّرِ مذہبِ حنفیہ حضرت سیِّدنا اِمام محمد بن حسن شیبانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص٦٩ تا ٧٨ ملخصاً

2 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص٨٢ ملخصاً

تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور فرماتے اور فرمایا کرتے: نیند گرمی سے ہے لہٰذا اسے ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔[1] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کرتے، ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: "مجھے اپنے والد کی میراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے پندرہ ہزار میں نے علمِ نحو، شعر و ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کیا اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ کی تکمیل پر۔"[2]

الله عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اعلیٰ حضرت کا ذوقِ مطالعہ

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ذوقِ مطالعہ اور ذہانت کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ اُستاذ صاحب سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ صاحب سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام

---

1 ... تعليم المتعلم طريق التعلم، ص ۱۰

2 ... تاریخ بغداد، ۲/ ۱۷۰

کتاب کا خود مطالعہ کرتے اور یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دو جلدوں پر مشتمل اَلْعُقُوْدُالدُّرِّیَّہ جیسی ضخیم کتاب فقط ایک رات میں مطالعہ فرمالی۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اندازِ مطالعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوراق پلٹنے، صفحات گننے اور اس میں لکھی ہوئی سیاہ لکیروں پر نظر ڈال کر گزر جانے کا نام مطالعہ نہیں۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کتابوں کو محض جمع نہیں کیا بلکہ مسلسل مطالعہ، غور وفکر اور عملی کوششیں آپ کے کردارِ عظیم کا حصہ ہیں۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کس طرح مطالعہ فرماتے ہیں اس کا اندازہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مطالعہ کے مَدَنی پھولوں سے کیا جاسکتا ہے:

حدیثِ پاک: "اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃِ" کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے دینی مُطالَعَہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول

(از: شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور حصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعَہ کیجئے۔

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰، ۲۱۳

❁ مُطالَعہ شروع کرنے سے قبل حمد و صلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنائیے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر دُرُود نہ پڑھا گیا اس میں بَرَکت نہیں ہوتی۔(1) ورنہ کم از کم بسم اللہ شریف تو پڑھ ہی لیجئے کہ ہر صاحِبِ شان کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔(2)

❁ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''جنات کا بادشاہ'' کے صَفْحَہ 23 پر ہے: قبلہ رُو بیٹھئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دو طَلَبہ علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطن لوٹے تو ان میں ایک فَقِیہ (یعنی زبردست عالم) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے اِس اَمر پر خوب غَور و خَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقہ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات جو کہ نُمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو فقِیہ بن کے پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وَقت قِبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ کَورے کا کَورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا چُنانچِہ تمام عُلَما و فُقَہاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلہ (یعنی قبلہ کی طرف

1 ... کنز العمال، ١/٢٧٩، حدیث: ٢٥٠٧
2 ... ایضًا، ١/٢٧٧، حدیث: ٢٤٨٧

رُخ کرنے) کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وقت کَعبۃُ اللہ شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔(1)

❁ صُبح کے وقت مُطالَعہ کرنا بَہُت مُفِید ہے کیونکہ عُموماً اِس وَقت نیند کا غَلَبہ نہیں ہوتا اور ذہن زیادہ کام کرتا ہے۔

❁ شوروغُل سے دُور پُر سکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے۔

❁ اگر جلد بازی یا ٹینشن (یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے مثلاً کوئی آپ کو پُکار رہا ہے اور آپ پڑھے جارہے ہیں یا اِستنجاء کی حاجت ہے اور آپ مسلسل مُطالَعہ کئے جارہے ہیں، ایسے وقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کریگا اور غلط فہمی کا اِمکان بڑھ جائے گا۔

❁ کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مَثَلاً بَہُت مدھم یا زیادہ تیز روشنی میں یا چلتے چلتے یا چلتی گاڑی میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب پر جُھک کر مُطالَعہ کرنا آنکھوں کے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہے۔

❁ کوشش کیجئے کہ روشنی اُوپر کی جانب سے آرہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

❁ مُطالَعہ کرتے وقت ذہن حاضِر اور طبیعت تَر و تازہ ہونی چاہیئے۔

❁ وقتِ مُطالَعہ ضَرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہیئے کہ جہاں آپ کو کوئی بات پسند آئے یا کوئی ایسا جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو بعد میں ضرورت پڑ سکتی ہو، ذاتی کتاب

---

1 ... تعلیم المتعلّم طریق التعلم، ص ۶۷

ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن کر سکیں۔

۞ کتاب کے شروع میں عُموماً دو ایک خالی کاغذ ہوتے ہیں، اس پر یادداشت لکھتے رہیے یعنی اشارۃً چند الفاظ لکھ کر اس کے سامنے صفحہ نمبر لکھ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اکثر کتابوں کے شروع میں یادداشت کے صفحات لگائے جاتے ہیں۔

۞ مشکل الفاظ پر بھی نشانات لگا لیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کر لیجئے۔

۞ صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔

۞ تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنکھوں اور گردن کی ورزش کر لیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھمائیے۔ اسی طرح گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے۔

۞ اسی طرح کچھ دیر مُطالَعَہ کر کے دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیجئے اور جب آنکھوں وغیرہ کو کچھ آرام مل جائے تو پھر مُطالَعَہ شروع کر دیجئے۔

۞ ایک بار کے مُطالَعَہ سے سارا مضمون یاد رہ جانا بَہُت دُشوار ہے کہ فی زمانہ حافِظے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور! لہٰذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مُطالَعَہ کیجئے۔

۞ مقولہ ہے: اَلسَّبْقُ حَرْفٌ وَّ التَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف ہو اور تکرار (یعنی دُہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہیے۔

جو بھلائی کی باتیں پڑھی ہیں ثواب کی نیّت سے دوسروں کو بتاتے رہئے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو یاد ہو جائیں گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غلطی کا بر ملا اعتراف

قطبِ مرکز الاولیاء (لاہور) شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ حضرت علامہ مفتی عزیز احمد ضیائی بدایونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے عہدِ طالب علمی میں اسباق کے مطالعہ اور تکرار کے بے حد پابند تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات گئے تک آئندہ صبح پڑھے جانے والے اسباق کا مطالعہ کرتے اور صبح درجے میں استادِ محترم کے روبرو ہو کر اسباق کی تقریر سنتے پھر دیگر طلبہ ساتھیوں کے ساتھ سبق کی دہرائی کرنے بیٹھ جاتے جس میں استادِ محترم کی سبق سے متعلق پوری تقریر دہرادیتے پھر استادِ محترم کے قائم کردہ سوالات و جوابات پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے اکثر اوقات اپنی جانب سے نئے سوالات اور پھر ان کے جوابات خود ہی پیش کرتے اگر کہیں الجھن کا شکار ہوتے تو استادِ محترم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے دور کر لیتے کم ہی ایسا ہوتا کہ کوئی بات بارگاہِ استاد میں رَد ہو جائے اور جب کبھی ایسا ہو بھی جاتا تو دیگر طلبہ کے سامنے اپنی غلطی کا بَرمَلا اعتراف کر لیتے اور کسی قسم کی شرم محسوس نہ کرتے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اس سلسلے میں فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک اپنی غلطی کا اعتراف

---

1 ... تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط ۴، شوقِ علمِ دین، ص ۲۷

نہیں کرلیتا اس وقت تک میرے دل و دماغ میں ایک ہیجانی کیفیت بَرپا رہتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان خطا اور بھول کا مُرکَّب ہے لہٰذا جب بھی کوئی غلطی ہو جائے اور کوئی شخص اس کی نشاندہی کرے تو فوراً اپنی غلطی مان لینی چاہیے چاہے وہ عمر، تجرِبے اور رُتبے میں ہم سے کم ہی کیوں نہ ہو اگرچہ ایسے موقع پر نفس مختلف حیلے بہانے سُجھاتا ہے اور طرح طرح کی راہیں دکھاتا ہے مگر یاد رکھئے کہ اپنی غلطی کا اعتراف اور اقرار کرنے والے اعلیٰ کردار اور عمدہ اوصاف کے مالک ہوتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ گرامی میں یہ وصف نمایاں طور پر نظر آتا ہے کہ وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے "مَدَنی مُذاکَرات" میں اسلامی بھائی مختلف قسم کے مثلاً عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ علم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آغاز میں شرکائے مَدَنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی بھرے اَلفاظ ارشاد فرماتے ہیں: آپ سوالات کیجئے، مگر ہر سوال کا جواب وہ بھی بِالصَّواب (یعنی

---

[1] ... حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۷۱ تا ۷۲ ملخصاً

دُرُست) دے پاؤں، ضروری نہیں، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول کرتا پائیں تو فوراً میری اِصلاح فرمائیں، مجھے اپنے موقف پر بے جا اَڑتا ہوا نہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شکریہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔[1]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

طالبُ العلم ہو تو ایسا!

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے زمانۂ طالبِ علمی میں ایک رات طالب علموں نے خوب شور شرابا کیا اور کافی دیر تک غُل غَپاڑہ مچاتے رہے جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اَسباق کا مطالعہ بالکل نہ کرسکے، صبح درجے میں استادِ محترم علامہ قدیر بخش بدایونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ''نحو میر'' کا سبق پڑھنے بیٹھے تو انتہائی توجہ اور یکسوئی کے باوجود بھی سبق سمجھ میں نہیں آیا، استادِ محترم سبق کی تقریر کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابتدائی سبق سمجھ نہ آنے پر پیچ و تاب کھا رہے تھے، بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں بھر آئیں اور ٹَپ ٹَپ آنسو گرنے لگے استادِ محترم نے یہ منظر دیکھا تو فرمانے لگے: احمد یار خان! کیا پریشانی ہے رات مطالعہ نہیں کیا اور پھر بھی سبق

---

1 ... تکبر، ص ۷۷ بتغیر

سمجھنے کی کوشش کرتے ہو؟ پھر شفیق اور مہربان استاد نے درجے میں باوضو بیٹھنے کی ترغیب دلائی، استادِ محترم علامہ قدیر بخش بدایونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ کشف و بصیرت دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیرت زدہ رہ گئے چنانچہ آپ نے استادِ محترم کی ترغیب پر لبیک کہتے ہوئے درجے میں باوضو بیٹھنے کی نیت کی اور رات کا واقعہ کہہ سنایا جس کی وجہ سے مطالعہ سے محروم رہ گئے تھے حضرت علامہ قدیر بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی وقت ہدایات جاری کر دی کہ احمد یار خان کے لئے فوری طور پر الگ کمرے میں رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔ اس نئے انتظام سے مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی تمام پریشانیاں دور ہو گئیں مزید لطف یہ ہوا کہ اس کمرے میں شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسے محنتی اور سمجھ دار طالب علم کی رفاقت میسر آگئی۔ [1]

کھانے کی قطار میں پیچھے رہتے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے طالبِ علمی کا دور بڑی محنت اور جانفشانی سے گزارا بس کتابیں ہوتیں اور آپ ہوتے یہاں تک کہ کھانے کا وقت شروع ہو جاتا تو طلبہ کھانے کا اچھا اور عمدہ حصہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور جلدی جلدی قِطار میں لگ جاتے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے آخر میں آتے اور بچا کھچا جو بھی میسر آتا

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۷۱ ملخصًا

لے لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے اکثر اوقات تو روکھی روٹی ہی حصے میں آتی جسے دیکھ کر بوڑھے باورچی کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: میں نے جن طلبہ کو کھانے پر جھپٹتے دیکھا ہے انہیں اپنا وقت ضائع کرتے ہی دیکھا ہے وہ کچھ نہیں کر پاتے تم چونکہ ان سب سے جدا اور الگ ہو اس لئے ایک دن علم کے آفتاب بن کر چمکو گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی علمِ دین کی صحیح قدر و منزلت پہچاننے والے طلبہ ہی علم کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکتے ہیں جن کی کرنوں سے ایک زمانہ روشن ہوتا ہے طلبہ میں علمِ دین کے حصول میں سستی اور غفلت ہر دور اور ہر زمانے میں مختلف رہی ہے اگر کچھ عرصہ پہلے طلبہ کھانے پینے کے شوقین بن کر علمِ دین کے حصول میں غفلت کا شکار تھے تو دورِ حاضر میں طلبہ کے ہاتھ میں کتاب کے بجائے نت نئے موبائل اور موبائل پر مختلف کالز، ایس ایم ایس پیکجز اور اس میں موجود ریڈیو پر مختلف کھیلوں کی براہ راست کمنٹری نیز فیس بک کا بڑھتا ہوا رجحان انہیں علم سے دور اور غفلت سے قریب کر رہا ہے پہلے طلبہ مطالعہ کے ساتھ اورادو وظائف کا بھی شوق رکھتے تھے اور نماز کے بعد جیب سے تسبیح نکلا کرتی تھی اور آج موبائل نکلتا ہے پہلے طلبہ کو کسی ایک وقت میں تلاوتِ قرآن کریم کی بھی سعادت حاصل رہتی تھی مگر اب یہ خدمت صرف حفاظ طلبہ ہی انجام دیتے ہیں

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۸۲ ملخصاً

اور ان میں سے بھی اکثر رمضان کریم کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر اگر کوئی طالبِ علم مطالعہ کے لئے کتاب اٹھا بھی لیتا ہے تو دوسرے ہاتھ میں موبائل رکھتا ہے جس پر دوستوں سے کم از کم تحریری گفتگو (بذریعہ ایس ایم ایس) جاری رہتی ہے اور یوں یہ موقع بھی گنوا دیتا ہے اور طلبہ کے اجتماعی مطالعہ کی حالت بھی انتہائی نازک صورت حال سے دوچار ہے اِدھر کسی طالب علم کے موبائل پر کوئی ایس ایم ایس آیا اُدھر کتاب رکھ کر ایک دوسرے کو وہ میسج سنانے اور اس پر تبصرے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔[1]

تدریسی دور کی جھلکیاں

استادِ محترم حضرت علامہ صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دستارِ فضیلت باندھنے کے ساتھ ہی جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں تدریس کے فرائض سونپ دیئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جلد ہی اپنے آپ کو ایک کامیاب مدرس ثابت کر دیا، ساتھ ساتھ جامعہ نعیمیہ میں فتویٰ نویسی کی خدمات بھی سر انجام دینے لگے۔ پھر صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہدایت پر مدرسہ مسکینیہ (دھوراجی، کاٹھیاواڑ ہند) تشریف لے گئے جہاں 9 سال تک تدریس سے وابستہ رہے جب مدرسہ مسکینیہ گردشِ لیل ونہار کا شکار ہو کر مالی مشکلات سے دوچار ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامعہ نعیمیہ لوٹ آئے پھر ایک سال

---

1 ... مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص ۶۹ ملخصاً

بعد حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہدایت پر علم و عمل کا یہ دریا کچھ عرصہ کچھوچھہ شریف اور پھر بھکھی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) میں بہتا رہا اس کے بعد اہلِ گجرات کی قسمت کا ستارہ چمکا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) تشریف لے آئے اور زندگی کے تمام ایام یہیں گزار دیئے بارہ تیرہ برس دارالعلوم خدّامُ الصّوفیہ گجرات اور دس برس انجمن خُدّامُ الرَّسول میں فرائضِ تدریس انجام دیتے رہے، وصال سے چھ برس قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تصنیف، اِفتاء اور تدریس کا کام جاری رکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (سوائے علم المیراث کے) اپنی تمام تصانیف گجرات ہی کے زمانے میں تحریر فرمائیں جن کی روشنی گجرات سے نکل کر عالم میں چہار سُو پھیل گئی۔[1]

مفتی صاحب کے دن رات کا جدول

مُفسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی پوری زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی کے معاملے میں مشہور ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر ایک کو وقت کی قدر کا حکم فرمایا کرتے تھے کام مختصر ہو یا طویل جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ شروع فرمالیتے اسے استقامت کے ساتھ مقررہ وقت پر ہی ادا کرتے جس کا اندازہ آپ کے حالات و معمولات سے بخوبی ہو جاتا ہے چنانچہ روزانہ بعد نمازِ فجر پون گھنٹہ روح پَرْوَر اجتماع جامع مسجد غوثیہ

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۸۳ تا ۸۷، تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۵۵ ملخصًا

(پاکستان چوک، ضلع گجرات) منعقد ہوتا جس میں کبھی کمی ہوتے دیکھی گئی نہ زیادتی، پورے آدھا گھنٹا درسِ قرآن ہوتا جبکہ پندرہ منٹ درسِ حدیث کے ہوتے جسے سننے کے لئے لوگ دَس دَس میل دور بلکہ دور دراز شہروں سے بھی آتے چالیس سال کے طویل عرصے میں درسِ قرآن مکمل ہوا تو پھر دوبارہ شروع فرمادیا جو وصالِ مبارک تک جاری رہا، درسِ قرآن وحدیث کے بعد اشراق وچاشت کے نوافل ادا کرتے پھر ناشتے سے فارغ ہو کر تدریس کی خدمات سرانجام دیتے اور علم و حکمت کے مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے طلبہ کے دل و دماغ کو معطر و معنبر کرتے پھر دو گھنٹے تک تصنیف و تالیف میں مشغول رہا کرتے اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرماتے اور ایک گھنٹہ قیلولہ (یعنی دوپہر کے وقت کچھ دیر آرام) فرماتے، نمازِ ظہر کے بعد ایک پارہ تلاوت کرتے اور پھر تحریر وتصنیف کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ ملک بھر سے آئے ہوئے سوالات اور خطوط کے جوابات ارشاد فرماتے یہاں تک کہ نمازِ عصر کا وقت ہو جاتا ، بعد نمازِ عصر چہل قدمی کرتے ہوئے حضرت سچی سرکار سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے مزارِ پر انوار پر حاضر ہوتے، جاتے ہوئے زبان پر درودِ تاج کے نذرانے ہوتے تو لوٹتے ہوئے دلائل الخیرات شریف وردِ زباں ہوتی اور عین اذانِ مغرب کے وقت مسجد میں سیدھا قدم رکھتے، نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد گھر آکر سنتیں، نوافل اور صلٰوۃ الاوّابین ادا کرتے پھر کھانا تناول فرماتے اس کے بعد گھڑی دیکھ کر گیارہ منٹ تک چہل قدمی

فرماتے اور پھر نماز عشاء تک مطالعہ میں مصروف رہتے، عشاء کی نماز باجماعت پڑھ کر سنّت و نوافل گھر میں ادا کرتے اور گیارہ منٹ تک طلبہ سے فقہی مسائل پر گفتگو فرماتے اور پھر آرام کے لئے تشریف لے جاتے۔[1]

غوثِ اعظم سے والہانہ محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی زندگی میں قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، قندیلِ نورانی غوثِ صمدانی، محی الدین حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نسبت سے گیارہ کے عدد کو بڑی اہمیت دیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے گھر میں اوپر نیچے سب ملا کر کل گیارہ کمرے تھے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مغرب کے بعد گیارہ منٹ تک چہل قدمی اور عشاء کے بعد گیارہ منٹ تک گفتگو کرنا اور پھر گھر میں گیارہ کمروں کا ہونا حضور غوثِ اعظم حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے گہری عقیدت و محبت اور الفت کی علامت و نشانی ہے اور عقیدت و محبت کیوں نہ ہوتی کہ حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عَزَّوَجَلَّ) ضامن ہوں۔[3]

---

1. ... حالاتِ زندگی، سوانح عمری، ص ۲۴ ملخصاً وغیرہ
2. ... ایضاً
3. ... بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا جو حدِّ نظر تک وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدوں کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا: قَدْ وُھِبُوْا لَکَ یعنی یہ سب تمہیں بخش دیئے گئے۔[1]

غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرَم کی مَحَبَّت اور اولیائے عظام کی چاہت اور علمائے کرام کی عقیدت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے اور خوب خوب رحمتیں اور بَرَکتیں لوٹیے۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دردر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دست گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک سے زائد گھڑیاں رکھتے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی رات دو بجے اٹھ کر نمازِ تہجد اور وتر ادا کرتے پھر کچھ دیر وظائف میں مشغول رہتے اس کے بعد ایک گھنٹہ آرام فرماتے اور پھر اٹھ کر وظائف پڑھتے رہتے، فجر کی سنّت گھر میں ادا کرتے پھر دونوں شہزادوں کو لے کر مسجد تشریف لے جاتے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پاس ایک سے زائد گھڑیاں رکھا کرتے تھے ایک کلائی پر ہوتی تو دوسری جیب میں، کبھی

---

1 ... بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۳

کبھار تو جیب میں دو گھڑیاں رکھا کرتے تھے پھر ان گھڑیوں کا وقت درست رکھنے کا بھی خوب خیال رکھتے اور یہ سارا اہتمام دراصل نماز اور جماعت کے لئے ہوتا تھا۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والوں کی شان اونچی اور ادائیں نرالی ہوتی ہیں ان کے انداز عام لوگوں سے جدا ہوتے ہیں یہ شریعت پر عمل کرنے کا خوب اہتمام فرماتے ہیں دورِ حاضر میں یہی انداز یہی سوچ اور فکر ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے وجودِ مسعود میں نظر آتی ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آرام فرماتے وقت اپنے قریب دو اَلارم سیٹ رکھتے ہیں۔ جب آپ سے حکمت دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا: اگر کسی دن سیل کمزور ہونے یا کسی خرابی کے باعث ایک الارم خاموش رہا تو دوسرے اَلارم کے ذریعے نیند سے بیدار ہونے کی صورت بن جائے گی اور یوں نماز وقت پر ادا ہو جائے گی۔[1]

نماز کے وقت بس! نماز کی تیاری ہو

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اذان سننے کا بہت اہتمام فرماتے جس وقت اذان ہوتی تو پورے گھر میں سناٹا چھا جاتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی اصل خوشی اور رونق نماز ہے لہٰذا نماز کے اوقات میں مسلمانوں کے گھروں میں عید کی طرح چہل پہل اور رونق ہونی چاہیے ہر کوئی نماز

[1] ... فکر مدینہ، ص۱۰۷

کی تیاری میں نظر آنا چاہیے بالخصوص فجر وعشاء میں ہر گھر کے ہر کمرے میں روشنی ہونی چاہیے شادی بیاہ اور مختلف قسم کے تہواروں میں تو کفار و فجار بھی خوشیاں مناتے اور چہل پہل کرتے نظر آتے ہیں۔[1]

عاشقِ نمازِ باجماعت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کے گویا عاشق تھے اسی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسلسل چالیس پچاس سال تک دیکھنے والوں نے یہی دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کبھی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیش امام صاحب کو حکم دے رکھا تھا کہ کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت کی وجہ سے نمازِ باجماعت میں آدھے منٹ کی تاخیر بھی نہ ہو ہر ایک کو نماز کی خود فکر ہونی چاہیے اگرچہ میں کیوں نہ ہوں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں چنانچہ مدنی انعام نمبر 2 میں نمازِ باجماعت کی اہمیت اور فکر پیدا کرتے ہوئے ارشاد

---

1 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۲۵ ملخصاً وغیرہ
2 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۲۴ ملخصاً وغیرہ

فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد میں پہلی صف میں تکبیرِ اولی کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟

اے کاش! ہم پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے والے بن جائیں نمازِ باجماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ۲۷ درجے بڑھ کر ہے۔[1]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم (احرام باندھنے والے) کا۔[2]

اور تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو حدیثِ مبارکہ میں کیا خوب بشارت عطا فرمائی ہے کہ جو مسجد میں باجماعت 40 راتیں نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت فوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔[3]

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتی صاحب کا کھانا

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ناشتے میں گندم کے آٹے کی

---

1. مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰
2. ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوٰۃ، ۱/۲۳۱، حدیث: ۵۵۸
3. ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاۃ الفجر..الخ، ۱/۴۳۷، حدیث: ۷۹۸

روٹی اور سبز کشمیری الائچی والی چائے نوش فرماتے، دوپہر میں آلو، گوشت خصوصاً بکری کے پہلو کا اور ترکاریوں میں کدو شریف پسند فرماتے۔ کھانے میں اکثر ایک ایک چھٹانک کی دو پتلی روٹیاں ہوتیں اگر کبھی بھاری روٹی پک جاتی تو نہ کھاتے یا پھر کچھ بچا دیتے ساتھ ادرک کا پانی، مولی یا چقندر ضرور ہوتا۔ بعد نمازِ عشاء بھینس کا ایک پاؤ خالص دودھ نوش فرمانے کا معمول تھا جبکہ مٹھائیوں میں قلا قند، سوہن حلوہ، بدایوں والے پیڑے اور پھلوں میں آم پسند تھے۔ [1]

کھانے کا انداز

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کھانا ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے کھاتے اور چمچہ صرف دودھ اور چائے کے لیے استعمال کرتے، چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھاتے اگر بچے موجود ہوتے تو ایک بڑی پلیٹ میں انہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاتے، اگر کسی محفل میں جلوہ فرما ہوتے سب پر لازم ہوتا کہ ہاتھ دھوئیں اور بِسْمِ اللہ شریف بلند آواز سے پڑھ کر کھانا شروع کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے نوالے پر بِسْمِ اللہ شریف بلند آواز سے پڑھتے جبکہ ہر نوالے پر آہستہ آہستہ پڑھتے، جو چیز خاص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ہوتی اسے مکمل ختم کرتے اور شیطان کے لئے کچھ نہ چھوڑتے، کھانے سے قبل ہاتھ دھونے کی سنت پر تو اس قدر سختی سے کاربند تھے کہ اگر غسل کرنے کے فوراً بعد دستر خوان پر آنا ہوتا تو بھی پہلے ہاتھ ضرور

---

1 ... حالات زندگی، ص ۱۸۳ ملخصاً وغیرہ

دھویا کرتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی باعمل عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ عاشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تھے، عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اپنے محبوب وپیارے آقا، دوجہاں کے مالک ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر ہر دَم ہر آن عمل کیا جائے فی زمانہ سنتوں پر عمل اور استقامت کی ایک جھلک ہمیں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ میں بھی نظر آتی ہے کہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب ملاقات کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا ہے تو عموماً امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خود کھانا کھانے کی اچھی اچھی نیتیں کرواتے اور بآوازِ بلند دعا پڑھاتے ہیں۔ جس وقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے دونوں ہاتھ دھو کر واپس تشریف لاتے ہیں اگر کوئی ہاتھ ملانا یا دعا وغیرہ کے لئے کوئی پرچی پکڑوانا چاہتا ہے تو اشارے سے منع فرمادیتے ہیں۔

تِری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتی صاحب کے خانگی معاملات

1 ... حالاتِ زندگی، ص۱۸۳ ملخصا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی والدہ کا نیک سیرت اور نیک طبیعت ہونا عطیہ خداوندی ہے کہ حدیث پاک میں اسے ایک مومن کے لئے تقویٰ کے بعد سب سے بہترین چیز قرار دیا ہے چنانچہ ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تقویٰ کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی خیانت وضائع نہ کرے)۔[1]

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گھریلو زندگی کو بچوں کی والدہ محترمہ نے کس طرح اپنے صبر، بردباری اور مستقل مزاجی کی وجہ سے ایک مثالی زندگی بنا دیا تھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا تعلق شیخوپور (ضلع بدایوں ہند) کے ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔ 1919ء میں عقدِ زوجیت کا شرف پایا اور حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی رفاقت میں ایک لمبے عرصے تک وطن سے ہزاروں میل دور رہ کر اپنی زندگی کے ایام کمالِ استقامت کے ساتھ گزارے خوشی اور راحت کے دن دیکھے تو غم اور تکلیف کے کٹھن مراحل سے بھی گزریں مگر نہایت صبر و شکر کی خاموش اور باوقار زندگی گزاری، مشکلات اور گردشِ ایام کا نہ کبھی باہر

[1] ... سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۱۸۵۷

والوں سے گلہ شکوہ کیا نہ کبھی گھر میں کوئی کلام کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے منصبِ دینی اور اس کے تقاضوں کا کامل احساس تھا اس لئے امور خانہ داری سے لے کر بچوں کی تربیت تک کے تمام فرائض احساسِ ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتی رہیں گھر بار کی مصروفیات کے باوجود گھر کی ہر چیز انتہائی سلیقے اور قرینے سے سجی ہوتی گھر کا ماحول ایسا خوش گوار رکھتی تھیں کہ مفتی صاحب کو کبھی ناگواری کا احساس نہ ہوتا۔ دکھ تکلیف یا رنج و غم کی کوئی لہر اٹھتی تو اس عظیم خاتون کے تحمل مزاجی اور بردباری کی دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی۔ آخری ایام میں صحت گرنے لگی تھی جس کی وجہ سے کمزوری بڑھتی گئی مگر اس کے باوجود گھر کے فرائض، نماز روزہ اور بچوں کی تعلیم میں فرق نہ آنے دیا صرف گجرات ہی میں سینکڑوں اسلامی بہنوں، مدنی منوں اور مدنی منیوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پورا قرآن پاک تجوید کے ساتھ پڑھا تھا حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی تھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا انتقال 1949ء میں ہوا جس کا حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو گہرا رنج پہنچا۔ 1955ء ایک نیک اور بیوہ خاتون سے دوسرا نکاح فرمایا جنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت اور امورِ خانہ داری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی اس نیک خاتون نے حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تمام اولاد کو اپنی اولاد ہی سمجھا

اور انہیں کبھی ماں کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔[1]

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی اہلیہ محترمہ کے صبر وتحمل اور بُردباری میں ہماری اسلامی بہنوں کے لئے بھی کئی مدنی پھول ہیں کہ اسلامی بہنوں کے مدرسۃ المدینہ بالغات میں قرآن پاک پڑھنے پڑھانے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام کاج خوش دلی سے بجالائیں، بچوں کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں، گھر کا ماحول مدنی بنائیں اور ہر مشکل اور پریشانی میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں نیز بچوں کے ابو سے گلہ شکوہ کرنے کے بجائے دعوتِ اسلامی کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہوئے ان کی خوب حوصلہ افزائی کریں۔

سادگی وعاجزی

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نہایت سفید شفاف لباس پہنتے اور سفید یا عُنابی رنگ کا عمامہ شریف باندھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لباس معمولی اور درمیانہ ہوتا، بے کالر کی قمیص، کرتا، شلوار اور پاجامہ سب پہن لیتے موسمِ گرما میں دیسی ململ کا کرتہ پہنتے جبکہ موسمِ سرما میں عام طور پر واسکٹ اور جرسی استعمال کرتے، سادگی کا یہ عالم تھا کہ شاگردوں اور عقیدت مندوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے اور کوئی اجنبی آجاتا تو اسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پہچاننا مشکل ہو جاتا، اسی طرح درس وبیان کے لئے کسی دوسرے شہر تشریف لے

---

[1] ... حالاتِ زندگی، حیات سالک، ص۸۹ ملخصاً وغیرہ

جاتے تو استقبال کرنے والوں کو اکثر یہ پوچھنا پڑ جاتا کہ مفتی صاحب کون ہیں؟[1]

مدینے کی چوٹ سینے سے لگائے رکھی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ایک مدنی مذاکرے میں مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بارے میں سوال ہوا کہ آپ ان سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں، وجہ ارشاد فرمادیں؟ تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جواب میں مفتی صاحب کی سادگی اور محبت رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک آنکھوں دیکھا واقعہ بیان فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے شروع سے ہی مذہبی ماحول مل چکا تھا دیگر علمائے اہلسنت کی کتب پڑھنے کے ساتھ ساتھ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کتابیں بالخصوص "جاء الحق" مطالعہ میں رہا کرتی تھی۔ آج سے کم و بیش 45 سال پہلے کی بات ہے ان دنوں مُفَسِّرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حج سے واپسی پر باب المدینہ کراچی تشریف لائے۔ ہند کے صوبہ گجرات کے ضلع جوناگڑھ کے ایک گاؤں نام کتیانہ کی اکثریت بزرگوں کی ماننے والی ہے اسی مناسبت سے ہماری برادری نے باب المدینہ اولڈ سٹی ایریا میں کتیانہ میمن کمیونٹی ہال قائم کر رکھا تھا چنانچہ اسی ہال میں قبلہ مفتی صاحب کا بیان رکھا گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ وہاں پہنچ

---

[1] ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۱۲۲ تا ۱۲۳ ملخصاً وغیرہ

گیا جب مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہال میں تشریف لائے تو میں سمجھ ہی نہیں پایا کہ بالکل دبلے پتلے، سادہ سے کپڑوں میں ملبوس نظر آنے والی یہ شخصیت کون ہے؟ بعد میں معلوم ہوا کہ یہی مفتی احمد یار خان صاحب ہیں جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان شروع فرمایا تو اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے نعتیہ کلام کا ایک شعر پڑھا، شعر یہ ہے:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

پھر اس شعر کی تشریح بیان کرتے ہوئے حبیب اور شریک کا فرق بیان کیا کہ حبیب کا مقام و مرتبہ کیا ہے اور کسے کہتے ہیں اور شریک کون ہوتا ہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ زبانِ مبارک سے علم کے چشمے ابل رہے ہیں میں حیران تھا کہ سادگی کا یہ انداز اور ایسا زوردار علمی بیان کہ بس کچھ نہ پوچھئے، اسی بیان کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں میرے ہاتھ میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی، بڑا درد اور تکلیف ہوئی ڈاکٹروں کو دکھایا تو انہوں نے کہا: آپریشن کرکے ہڈی کو جوڑنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا ذہن بنالیا کہ آپریشن کروالیتے ہیں پھر خیال آیا کہ اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو مدینے میں ہوں اور یہ درد بھی مجھے مدینے کی نورانی فضاؤں اور پُرکیف ہواؤں میں ملا ہے، جونہی دل میں یہ خیال آیا میں نے فوراً اپنے ہاتھ کے

ٹوٹے ہوئے حصے کو بوسہ دیا اور کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ تو میرے دل میں ہے، پھر میں نے آپریشن کا ارادہ ملتوی کر دیا اس کے بعد درد بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا، پھر اپنا ٹوٹا ہوا ہاتھ دکھاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھئے! ہاتھ کی ہڈی اب بھی ٹوٹی ہوئی ہے، مگر درد نہیں ہو رہا۔ یہ واقعہ سنانے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: اس واقعہ سے میں بڑا متاثر ہوا کہ ہڈی ٹوٹے ہونے کے باوجود درد نہیں ہو رہا اور مدینے کی چوٹ کو اپنے سینے سے چمٹائے ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہی واقعہ تفسیر نعیمی جلد9 صفحہ 388 میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ تفسیر میں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے اسی ٹوٹے ہوئے ہاتھ سے لکھی ہے۔

مِرا سینہ مدینہ ہو مدینہ میرا سینہ ہو
رہے سینے میں تیرا دردِ پنہاں یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میری ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی پوری زندگی انتہائی سادگی اور عاجزی کے ساتھ گزاری آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کی وجہ سے کسی کو تکلیف دینا گوارا نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ سفر سے لوٹتے تو اکیلے ہی اپنا سامان اٹھائے چل پڑتے کوئی عرض کرتا تو اسے سامان اٹھانے کی ہرگز اجازت نہ دیتے

چنانچہ ایک مرتبہ یومِ رضا کی محفل سے فارغ ہوئے اور دیگر رفقاء کے ساتھ بس میں بیٹھ کر گجرات روانہ ہوگئے، گجرات پہنچ کر بس سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا: آپ لوگ میری فکر نہ کریں اور اپنے گھر جایئے میں اکیلا چلا جاؤں گا، رفقاء نے باربار اس خواہش کا اظہار کیا کہ پہلے آپ کو گھر چھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد ہم اپنے گھر چلے جائیں گے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا سامان اٹھائے گلی محلوں سے ہوتے ہوئے لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے گھر تشریف لے آئے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات واقعی معمولی تھی اور اس میں کچھ حرج بھی نہ تھا کہ اگر اہلِ محبت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سامان اٹھا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گھر تک چھوڑ آتے مگر چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بخوبی جانتے تھے کہ میں جس طرح سفر کی مشکلات اور تکالیف برداشت کرکے پہنچا ہوں اسی طرح میرے ہم سفر بھی مشکلات اور پریشانیوں کو جھیلتے ہوئے لَوٹے ہیں لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معزز و مکرم بندے اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ بلاوجہ ان کی ذات کی وجہ سے انسان تو انسان بلکہ کوئی جانور بھی پریشانی، حرج یا تکلیف میں مبتلا ہو اس دور کے ولیِ کامل شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی انسان تو انسان بِلا وجہ جانوروں بلکہ چیونٹی تک کو بھی تکلیف دینا

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۱۲۴ ملخصاً

گوارا نہیں کرتے حالانکہ عوام النّاس کی نَظَر میں اس کی کوئی وُقعَت نہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خِدمت میں پیش کئے گئے کیلوں کے ساتھ اتفاقاً ایک چھلکا بھی آگیا جس پر ایک چیونٹی بڑی بے تابی سے پھر رہی تھی۔ آپ فوراً معاملہ سمجھ گئے لہٰذا فرمایا: دیکھو! یہ چیونٹی اپنے قبیلے سے بچھڑ گئی ہے کیونکہ چیونٹی ہمیشہ اپنے قبیلے کے ساتھ رہتی ہے اس لئے بے تاب ہے۔ برائے مہربانی کوئی اسلامی بھائی اس چھلکے کو چیونٹی سمیت لے جائیں اور واپس وہیں جا کر رکھ آئیں جہاں سے اُٹھایا گیا ہے، یوں وہ چھلکا چیونٹی سمیت اپنی جگہ پہنچا دیا گیا۔[1]

جھگڑے نمٹانے کی خداداد صلاحیت

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ جھگڑا خاندانی ہو یا کاروباری یا زمین کا، معاملہ بد تمیزی کا ہو یا لڑائی بھڑائی یا ذاتی دشمنی کا لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس اپنے اپنے معاملات اور جھگڑے لے کر آتے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعت کے پاکیزہ اور سنہری اصولوں کی روشنی میں ایسے پیارے انداز میں فیصلہ ارشاد فرماتے اور معاملے کو سلجھاتے کہ فریقین خوشی خوشی لَوٹ جاتے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! بحسنِ خوبی جھگڑے نمٹانا اور صلح کروانا کوئی آسان کام

---

1 ... تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۴

2 ... حالات زندگی، ص ۱۸۲ ملخصاً

نہیں فیصلہ ہو جانے کے بعد عام طور پر یہی نظر آتا ہے کہ کوئی خوش ہے تو کوئی ناخوش، کوئی غم و غصہ کا شکار ہے تو کسی کو دل پر پتھر رکھ کر فیصلہ قبول کرنا پڑا ہے اور تَو اور یوں بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ فیصلے کے بعد فریقین ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں امت کے اسی درد اور اصلاح کے پیشِ نظر مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ بمطابق 27 مارچ 2011ء کو باب المدینہ کراچی میں وکلا و ججز کے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان بنام ”وکیل کو کیسا ہونا چاہیے؟“ فرمایا اس میں سے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں (۱) فریقین کو چاہیے کہ وہ علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوں۔ (۲) فیصلہ وہی کرے جو اس کا اہل ہو۔ (۳) فریقین سے برابری کا سلوک کیجئے۔ (۴) ہر فریق کی بات توجہ سے سنئے۔ (۵) فیصلہ میں جلد بازی نہ کیجئے۔ (۶) خوب تحقیق سے کام لیجئے۔ (۷) غصے میں فیصلہ نہ کیجئے۔[1]

تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 56 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیصلہ کرنے کے مدنی پھول“ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتی صاحب کا عشقِ رسول

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه زبردست عاشقِ رسول تھے سرورِ دوجہاں، سلطانِ کون

1 ... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص ۴۹ بتغیر

ومکاں پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ مبارک آتا تو بے اختیار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر سوز و گداز کی ایک مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی جس کے نتیجے میں آنکھ میں آنسو بھر آتے اور آواز بھاری ہو جاتی ، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھنے اور سننے والے ہزارہا افراد بھی اس کیفیت کو محسوس کر لیا کرتے تھے۔[1]

بارگاہِ رسالت سے قلم تحفہ ملا

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے تفسیر لکھنے کے لئے ایک بیش قیمت قلم مخصوص کر رکھا تھا جس سے تحریر و تصنیف کا کوئی اور کام نہ کرتے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں: مجھے مدینہ منورہ میں ایک دکان پر ایک قیمتی قلم بے حد پسند آیا دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میرے پاس ہوتا ، مگر مہنگا ہونے کی وجہ سے خرید نہ سکا اور چپ چاپ لوٹ آیا لیکن دل میں بار بار خیال آتا رہا کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اجازت ملی تو حاضری کی سعادت پائی ہے اگر اسی بارگاہ سے وہی قلم عطا ہو جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا غالباً اسی دن یا اگلے دن ظہر کی نماز مسجدِ نبوی شریف میں ادا کر کے فارغ ہوئے تو ایک صاحب ملاقات کے لیے حاضر ہوئے اور یہ کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں، ہاتھ باہر نکال کر وہ تحفہ میرے سامنے رکھ دیا اب جو میں نے نظر اٹھائی تو سامنے وہی بیش قیمت قلم تھا حالانکہ میں نے کسی سے

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۶۳ ملخصاً

بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا مجھے یقین ہو گیا کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں میری عرض سن لی گئی ہے جبھی تو مجھے مطلوبہ عطیہ مل گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: اب میں نے اس قلم کو صرف تفسیر لکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے اور تفسیر والی نوٹ بک (مُسوَّدے کی فائل) کے شروع میں یہ شعر لکھ دیا ہے۔

ہونٹ میرے ہیں مگر ان پہ کرم ہے تیرا

انگلیاں میری ہیں پر ان میں قلم ہے تیرا

مزید فرماتے ہیں کہ جب یہ قلم لے کر لکھنے بیٹھتا ہوں تو ایسے ایسے مضامین ذہن میں آتے ہیں کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں۔[1]

مدینے سے گجرات جانے کا حکم

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سات مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے فیض یاب ہوئے ایک مرتبہ حج کے بعد طویل عرصے تک مدینہ منورہ کی پر کیف اور نور بار فضاؤں میں اپنی زندگی کے حسین ایام گزارے ساتھ ہی دل میں یہ خواہش مچلنے لگی کہ کاش! کوئی ایسی صورت نکل آئے اور مجھے ہمیشہ کے لئے اسی پاک سرزمین پر سکونت مل جائے، مسجد نبوی شریف کے قریب رہنے والے ایک صاحب کو خواب میں حضور سرورِ کون و مکاں، سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی اور یہ حکم نامہ سنایا گیا: احمد یار خان سے کہو کہ وہ

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص۷۴ ملخصاً

گجرات جائیں اور تفسیر کا کام کریں، جب یہ پیغام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے حد مسرور ہوئے اور فرمانے لگے: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ حکم ملا ہے کہ گجرات جاؤ تو اب گجرات ہی میرے لئے مدینہ ہے۔[1]

تلاوتِ قرآن سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے ذکر و عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے کبھی درسِ قرآن دیتے نظر آتے تو کبھی درسِ حدیث کی بہاریں لٹاتے، کبھی فقہ و حدیث کے اسباق پڑھاتے تو کبھی کسی کتاب کی عبارت اِملا کرواتے یا پھر کسی سائل کو مسئلہ ارشاد فرماتے، فرائض و واجبات بلکہ نوافل کی ادائیگی میں بھی کبھی سستی نہ برتتے تلاوتِ قرآن کے لئے تو روزانہ کا ایک وقت مقرر کر لیا تھا جس میں ناغہ نہ ہونے دیتے چنانچہ جب آخری ایام میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسپتال میں داخل ہونے سے پہلے اپنے شاگرد رشید حضرت علامہ مولانا عبد النبی کوکب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر ایک رات آرام فرمایا، صبح ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآن مجید طلب فرمایا جب مولانا عبد الغنی کوکب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں قرآن مجید مع ترجمہ کنز الایمان پیش کیا تو اسے دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور

---

1 ... حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۱۲۷ ملخصاً

تلاوت کا مقررہ وظیفہ پورا کیا جب اسپتال میں داخل ہوئے تو اکثر یہ سوچا کرتے تھے کہ یہاں قرآن پاک کا نسخہ لایا جائے تو ادب و احترام کے ساتھ کہاں رکھا جائے؟ پھر ایک دن فرمایا: یہ بڑی محرومی ہے کہ اسپتال میں قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کوئی جگہ نہیں بنائی جاتی۔

درودِ پاک نور و طہارت کا دریا ہے

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تلاوت کے بعد سب سے بڑا وظیفہ اپنے محبوب آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام کے گجرے نچھاور کرنا تھا چنانچہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو ہو یا نہ ہو ہر حالت میں درود پاک زبان پر جاری رہتا یہاں تک کہ مخاطب بات کرتے ہوئے خاموش ہو جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس موقع کو غنیمت جانتے اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیتے ایک دفعہ کسی نے عرض کی: بغیر وضو درودِ پاک پڑھنا مناسب نہیں لگتا، تو جواب میں ارشاد فرمایا: جو شخص پاک پانی میں غوطہ زن ہوتا ہے اس کے بدن پر آلودگی باقی نہیں رہتی اسی طرح درودِ پاک نور و طہارت کا دریا ہے جو اس میں غوطہ لگاتا ہے اس کا باطن خود بخود پاک ہو جاتا ہے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

---

1 ... حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص۱۱۸تا۱۱۹ ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدر الافاضل کی تربیت کا اثر

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی استادِ محترم خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے استادِ محترم حضرت صدر الافاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی سے درسی کتب اگرچہ کم پڑھیں تھیں مگر انہوں نے اپنی حکیمانہ اور مومنانہ بصیرت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تربیت کے لئے ایسے مدنی سانچے تیار کئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل و دماغ، مزاج بلکہ پوری شخصیت کا رنگ ہی تبدیل ہو کر رہ گیا جس کا اظہار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود ان الفاظوں میں فرمایا کرتے تھے: میرے پاس جو کچھ ہے سب حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عطا کردہ ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت سے عقیدت

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ساتھ بڑی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا کرتے تھے جس کا سبب بھی صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مقدسہ بنی، واقعہ کچھ یوں

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص۹۷ ملخصاً وغیرہ

ہوا کہ پہلی مرتبہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو اعلیٰ حضرت کا رسالہ مبارکہ "العطایا القدیر فی حکم التصویر"[1] مطالعہ کے لیے مرحمت فرمایا، اس رسالے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی عظمت کا پہلی بار احساس ہوا اور یہی احساس پہلے عقیدت اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کا سرمایہ بن گیا۔[2] جب مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں زیرِ تعلیم تھے تو بریلی شریف جاکر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔[3]

اسلامی بہنوں میں مدنی کام

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو زندگی کے آخری سالوں میں یہ احساس زیادہ ستانے لگا تھا کہ اسلامی بہنوں میں دینی رجحان کم سے کم اور علمِ دین کا فقدان ہوتا جارہا ہے چنانچہ نیکی کی دعوت کے مقدس جذبے کے تحت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے گھر میں بڑی بہو اور چھوٹی صاحب زادی کو مشکوٰۃ اور بخاری شریف کا ترجمہ چار سال میں پڑھایا عربی زبان کے ضروری قواعد اور عربی بول چال کی کچھ مشق بھی کروائی نیز درس وبیان کا طریقہ سکھایا یہ طریقہ کار نہایت کارگر

---

1 ... یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ میں موجود ہے۔
2 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص ۹۲ ملخصًا
3 ... تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۵۴

ثابت ہوا اور سینکڑوں اسلامی بہنیں دینی ماحول سے وابستہ ہوئیں اور علمِ دین کے زیور سے آراستہ ہوئیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جس کا آغاز امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رفقاء کے ساتھ ۱۴۰۱ھ میں کیا تھا، کی برکتیں جہاں لاکھوں لاکھ اسلامی بھائیوں کو نصیب ہوئیں اور وہ صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہوگئے وہیں اسلامی بہنوں کو بھی گناہوں سے توبہ کرنے اور اپنی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنے کی توفیق ملی۔ بے نمازی اسلامی بہنوں کو نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی جبکہ فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناھوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمّہاتُ الْمُؤمِنِین اور شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دوپٹّا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربَلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی شرم و حیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقَع اُن کے لباس کا لازمی جز بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حِفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دینے

---

1 ... حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۸۰ ملخصًا

کے لیے کئی ”مدارسُ المدینہ“ اور عالِمہ بنانے کے لئے مُتَعَدَّد ”جامِعاتُ المدینہ“ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں ”حافظات“ اور ”مَدَنیّہ عالِمات“ کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔[1]

مِری کاش! ساری بہنیں، رہیں مَدَنی بُرقعوں میں

ہو کرم شہ زمانہ مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دینی وملّی خدمات

شیخ التفسیر مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے تقریباً پچاس سال کا عرصہ علم دین کی خدمت اور اشاعت میں گزارا۔ میدان تقریر کا ہو یا تحریر کا، تدریس کا ہو یا تحقیق کا، فوائد قوم و ملت کے ہوں یا مسلکِ حق اہلسنّت کے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا طریقہ کار علمی اور مُثبت ہی رکھا تحریکِ پاکستان کے سلسلے میں صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نے قرار داد پیش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تائید میں اپنی کوششیں بڑھادیں، 1945ء میں نظریۂ پاکستان کے لئے بنارس (یوپی ہند) میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس میں پیش پیش رہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسلکِ اہلِ سنّت کی تقویت اور ترویج و اشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی امتِ مسلمہ کی کم علمی، بد عملی

---

1 ... آداب طعام، ص۳۹۳ بتغیر وغیرہ

اور بد حالی کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے بیش بہا کتب تصنیف فرمائیں جن میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اسلوبِ تحریر کو آسان، عام فہم اور روز مرہ کی مثالوں سے مزین کرتے ہوئے جگہ جگہ ادب، محبت، تعظیمِ رسول اور عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انمول موتی بکھیر دیئے ہیں۔[1]

نوکِ قلم کی کرشمہ سازی

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کثیر التصانیف بزرگ ہیں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا قلم مسلسل گرم اور تیز رفتار رہا جس میں بڑھتی عمر اور بیماری کے ایام بھی کچھ کمی نہ لاسکے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی اکثر کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں جنہیں عوام وخواص پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

1: تفسیر نعیمی (گیارہ جلدیں)،

2: نور العرفان فی حاشیۃ القرآن،

3: نعیم الباری فی انشراح البخاری (بخاری شریف کی عربی شرح)،

4: مرأۃ المناجیح (مشکوۃ المصابیح کی اردو شرح)،

5: جاء الحق (عقائد پر مدلل لاجواب کتاب)،

6: علم المیراث،

---

1 ... تذکرہ اکابر اہلسنت، ص۵۶

7:شان حبیب الرحمن من آیات القرآن،

8:اسلامی زندگی (اسلامی تقریبات کا ذکر اور فی زمانہ ان کی خرابیوں کا تذکرہ)،

9:علم القرآن (قرآنی اصطلاحات کا محققانہ بیان)،

10:دیوانِ سالک (نعتیہ کلام کا مجموعہ)،

11:فتاوٰی نعیمیہ،

12:امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر ایک نظر [1]

مسندِ اِفتاء پر جلوہ گری

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے 19 سال کی عمر مبارک میں ربیع الاول کے پر بہار مہینے کی پہلی تاریخ کو پہلا فتویٰ لکھا پھر استادِ محترم صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مختصر سی تقریب کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جامعہ نعیمیہ کی مسندِ افتاء پر فائز فرمادیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1913ء تا 1957 تقریباً چوالیس سال تک فتوی نویسی کی خدمت کا فریضہ انجام دیا اور اپنی نوکِ قلم سے ہزارہا فتاوٰی جاری کیے۔ افسوس آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تمام فتاوٰی جات کو محفوظ نہیں کیا جاسکا۔ [2]

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص۱۸۹تا۱۹۲ملتقطاً

2 ... حالات زندگی، ص۱۸۷ملخصًا

مفتی صاحب کا نعتیہ دیوان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا ہوا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کلام بناوٹ سے پاک، اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ سادگی، لطافت اور فصاحت وبلاغت کا مجموعہ ہے آپ کا کلام فقط دعویٰ نہیں بلکہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت پر مبنی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان مبارک سے کلمات صرف نکلتے نہیں بلکہ مچلتے بھی تھے شاعری میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا تخلص ''سالِک'' رکھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مجموعہ کلام بنام ''دیوانِ سالک'' رسائل نعیمیہ میں اپنی خوشبوئیں بکھیر رہا ہے چند اشعار ملاحظہ کیجئے اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں جھومتے جائیے اور اپنے نصیب چمکاتے جائیے:

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
زمانہ بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں انہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں [1]

مَدَنی ماحول اور کتبِ مُفَسِّرِ شہیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علم دوست اور

---

1 ... رسائل نعیمیہ، دیوان سالک، ص ۱۳

علم کے قدر دان ہیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وقتاً فوقتاً علما اور طلبہ کو اپنی قربتوں سے نوازتے رہتے ہیں ان کے سامنے علم کے فوائد اور اس کی اہمیت اجاگر کرتے ہیں، نہ صرف اپنے متعلقین اور مریدین کو علمائے اہلسنّت کی کتب پڑھنے کا ذہن عطا کرتے ہیں بلکہ اپنی تصانیف کو جابجا علمائے اہلسنّت کے تذکرے اور ان کی کتب کے حوالہ جات سے مزین فرماتے ہیں، جو مطالعہ کرنے والوں کے دل و دماغ کو بکھرے موتیوں کی طرح منور کر دیتے ہیں ان میں بالخصوص فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت، تفسیرِ نعیمی اور مِراۃُ المناجیح قابلِ ذکر ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتب و تصانیف کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہے اس کی وجہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب کے ساتھ ساتھ حضرت مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ تحریر بھی ہے جس کے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں: میں جب لکھنے بیٹھتا ہوں تو یہ بات مدِّ نظر رکھتا ہوں کہ میں بچوں، عورتوں اور دیہات کے کم پڑھے لوگوں سے مخاطب ہوں۔[1] دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دو کتابیں "اسلامی زندگی" اور "علم القرآن" شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشکوٰۃ شریف کی شہرہ آفاق شرح مِراۃُ المناجیح کا آغاز 1959ء میں فرمایا جو تقریباً 8 سال میں مکمل ہوئی، جبکہ تفسیر نعیمی کا

---

1 ... حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۱۰۴

آغاز ۱۳۶۳ھ میں فرمایا اور وصال مبارک تک گیارہ جلدوں پر اپنے علم و فیضان کے چمکتے دمکتے موتیوں کو سجایا۔

حکیم الامت کے حکمت بھرے مدنی پھول

❁...اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں مدینے کے انوار دیکھو۔[1]

❁...مسلمانوں کے مَجمعوں، درسِ قرآن کی مجلسوں، عُلَمائے دین و اولیائے کاملین کی بارگاہوں میں بدبُودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔[2]

❁...گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِداء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اور قُلۡ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔[3]

❁...اگر تم عزت اور ترقی والی قوم کے فرد ہو تو تمہاری ہر طرح عزت ہوگی کوئی بھی

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٢٧٤
2 ... مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٢٥
3 ... مِراٰۃ المناجیح، ٦/ ٩

لباس پہنو اگر ان چیزوں سے خالی ہو تو کوئی لباس پہنو عزت نہیں ہوگی۔[1]

❀...عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اس کے بال بچے ہیں اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔[2]

❀...مسلمانوں کو برباد کرنے والے اسباب میں سے بڑا سبب ان کے جوانوں کی بے کاری اور بچوں کی آوارگی ہے۔[3]

❀...حلال رزق حاصل کرو، بے کاری صدہا گناہوں کی جڑ ہے، رزق حلال سے عبادت میں ذوق، نیکیوں کا شوق اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔[4]

مشہور تلامذہ

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی پوری زندگی اپنے قلم وزبان، تفکر و تدبر سے دینِ اسلام کی ایسی خدمت فرمائی کہ رہتی دنیا تک عوام وخواص اس سے فیض یاب ہوتے رہیں گے اسی سلسلے کی ایک کڑی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد ہیں جن کی چمک دمک سے مسلکِ حق مذہبِ اہلسنت کا نام روشن و تاباں رہے گا آپ کے چند مشہور اور نامور شاگردوں کے نام

---

1 ... اسلامی زندگی، ص ٩٠
2 ... اسلامی زندگی، ص ١٠٦
3 ... اسلامی زندگی، ص ١٣٦
4 ... اسلامی زندگی، ص ١٥٦

حسب ذیل ہیں:

حضرت حافظ الحدیث علامہ پیر سیّد محمد جلال الدین شاہ مشہدی قادری (بانی جامعہ محمدیہ بھکھی شریف)، استاذ العلماء حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری (جامعہ قادریہ عالمیہ مراڑیاں شریف گجرات)، شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی (جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ)، سرکارِ کلاں حضرت علامہ سید مختار اشرف کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، شیخ الحدیث مولانا وقار الدین (چاٹگام، بنگلادیش)، صاحبزادہ مفتی مختار احمد خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ، صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ، مولانا صاحبزادہ سیّد محمد مسعود الحسن چوراہی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت علامہ قاضی عبد النبی کوکب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی (بانی جامعہ نعیمیہ، مرکز الاولیاء لاہور)، صاحبزادہ مولانا سیّد محمود شاہ گجراتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، خطیبِ پاکستان حضرت مولانا سیّد حامد علی شاہ گجراتی (گلزارِ طیبہ سرگودھا)، نصیرِ ملت حضرت علامہ مفتی نصیر الدین اشرفی چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (خانقاہ پناسی شریف ضلع کشن گنج مشرقی بہار ہند)۔ [1]

نکاح و اولاد

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی دو مرتبہ رشتہ اِزدواج سے

---

1 ... حالات زندگی، حیات سالک، ص۱۸۸ ملتقطاً وغیرہ

منسلک ہوئے جن سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پانچ بیٹیاں اور دو بیٹوں کی پیدائش ہوئی صاحب زادوں کے نام یہ ہیں:

1: مشہور خطیب حضرت مفتی مختار احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

2: حضرت مولانا مفتی اقتدار احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حکیم الامت کا لقب کیسے ملا؟

1957ء میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام اہلسنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمہ قرآن بنام "کنز الایمان" پر حاشیہ یعنی مختصر تفسیری نکات تحریر فرمائے تو حضرت پیر سید معصوم شاہ نوشاہی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی تحریک پر پاکستان کے جید علمائے کرام نے مُتَّفِقہ طور پر "حکیم الامت" کا لقب تجویز فرمایا اور ہندوستان کے علمائے اہلسنّت نے اسے تسلیم کیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان شہسوارانِ اسلام میں ہیں جن پر قومِ مسلم کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ آپ کی ذاتِ والا صفات اپنے وقت کی ان مقتدر ہستیوں میں سے تھی جن کو قوم کی پیشوائی اور نباضِ امت ہونے کا سہرا سجتا ہے۔ آپ عقلِ عرفانی، علمِ ایمانی اور معرفتِ روحانی کے امام اور کثیر الکرامات بزرگ گزرے ہیں آیئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند

---

(1) ... حالات زندگی، ص۱۸۶ ملخصًا

کرامات سنئے اور عقیدت اور محبت کے اس محل کی بنیادوں کو مضبوط کیجئے۔

تھانے دار نے چائے بسکٹ کھلائے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے ایک دیرینہ دوست حکیم سردار علی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے ایک شرارتی پڑوسی نے میری جھوٹی شکایت پولیس تھانے میں کر دی جس کی وجہ سے تھانے دار نے مجھے تھانے میں حاضری کا حکم دے دیا، میں بہت ڈر گیا تھالہذا تھانے جانے سے پہلے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے پولیس والوں نے بلایا ہے پتا نہیں وہ مجھ سے کیا سلوک کریں گے آپ دعا فرمائیں، اس وقت موسمِ سرما ہونے کی وجہ سے ہوا میں خنکی تھی اور دھوپ میں تیزی نہ تھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے توجہ سے میری عرض سنی اور مسکراتے ہوئے فرمایا: حکیم صاحب! میری یہ چھتری اپنے ساتھ لے جائیں اور تھانے میں حاضری دے آئیں، میں نے عرض کی: حضور! نہ تو گرم دھوپ ہے نہ بارش ہے تو پھر چھتری کیوں لے جاؤں؟ ارشاد فرمایا: لے تو جائیں، چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل میں بند چھتری ہاتھ میں پکڑی اور تھانے چلا آیا، جب تھانے دار کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور پر تپاک انداز میں ملا پھر کرسی پیش کرتے ہوئے پوچھنے لگا: باباجی! آپ کیوں آئے ہیں؟ میں نے کہا: میرا نام حکیم سردار علی ہے، اس نے کہا: آپ کو کس نے بلوایا ہے؟ میں نے پھر کہا: میرا نام حکیم سردار علی ہے، اس پر وہ کہنے لگا: اچھا!

یاد آیا کہ آپ کے فلاں پڑوسی نے آپ کی شکایت کی ہے لیکن اب ہم آپ سے کچھ پوچھ گچھ نہیں کریں گے آپ جاسکتے ہیں، میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور واپس چل پڑا تھوڑی دور تک چلا تھا کہ مجھے پھر بلوالیا اور کہنے لگا: بیٹھئے ! ہم آپ کو چائے پلاتے ہیں، پھر سپاہی کو پیسے دیتے ہوئے کہا: چائے بسکٹ لے آؤ، میں نے بہت منع کیا مگر وہ نہ مانا اور چائے بسکٹ سے میری خاطر تواضع کر کے ہی دَم لیا پھر جب میں جانے لگا تو کھڑے ہو کر مجھے رخصت کیا، میں حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا کہ تھانے دار سے نہ جان پہچان نہ واقفیت مگر پھر بھی میرا اس قدر احترام، یاالٰہی ! یہ ماجرا کیا ہے؟ میں تھانے سے فارغ ہو کر سیدھا مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور واقعہ کہہ سنایا جسے سنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور سوالیہ انداز میں فرمانے لگے: چھتری بھاری تو نہیں تھی؟ تب میں اصل راز سمجھا کہ تھانے میں میری عزت افزائی کی اصل وجہ اس ولیٔ کامل کی چھتری تھی پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دو نفل شکرانے کے پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لاج اور عزت رکھ لی اور بڑی مصیبت ٹل گئی۔ (1)

دو خونخوار کتے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مشہور شاگرد حضرت مولانا سید نظام علی شاہ (حضرو، اٹک) فرماتے ہیں: استادِ محترم قبلہ مفتی احمد یار خان

---

(1) ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۳۰ ملخصًا

عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان روزانہ بعد نمازِ عصر سیر کرتے ہوئے سچی سرکار سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوا کرتے تھے راستے میں ایک بدباطن کا مکان تھا جو قبلہ استادِ محترم مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے درِ پردہ سخت دشمنی رکھتا تھا اس نے چند خونخوار کتے پالے ہوئے تھے ایک دن میں قبلہ استادِ محترم کے ہمراہ تھا کہ اسے نہ جانے کیا سوجھی کہ دو سخت خونخوار کتے کھلے چھوڑ دیئے جب ہم اس کی پگڈنڈی پر پہنچے تو اس وقت وہ اپنے دروازے پر کھڑا تھا ہمیں دیکھتے ہی اس نے دونوں کتوں کو اشارہ کیا جو اشارہ پاتے ہی تیزی سے ہماری جانب لپکے، میں گھبرا گیا اور عرض کی: حضور! اب کیا بنے گا؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خاموشی سے بڑھتے رہو، جب کتے تقریباً پانچ گز کے فاصلے پر تھے تو یوں محسوس ہوا کہ کسی نے دونوں کتوں کو سخت کاری ضرب لگائی ہو جس کی وجہ سے دونوں نے نہایت کربناک انداز میں چیخنا شروع کر دیا پھر ایک کتا دائیں طرف جبکہ دوسرا بائیں طرف بھاگ گیا، دوسرے دن سننے میں آیا کہ دونوں کتے اسی تکلیف میں چیختے چلاتے مر گئے میں نے استادِ محترم قبلہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں عرض کی تو ارشاد فرمایا: ہمارے بچانے والے بھی ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔[1]

---

1 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۳۲ ملخصاً

کیوں کرنہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین ماہ کی زندگی تحفے میں ملی

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے شاگرد مولانا حافظ سید علی صاحب کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں استادِ محترم مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی ہمراہی میں سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری سے فیض یاب ہو کر لوٹ رہا تھا کہ استادِ محترم نے مجھ سے فرمایا: میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کسی سے مت کہیے گا، میں نے عرض کی: حضور! کسی سے نہیں کہوں گا، تو فرمایا: آج سے دس دن پہلے پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو سرکارِ دوجہاں، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اتنی مہلت اور عطا فرمایئے کہ آیت مبارکہ " اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ " (پ:۱۱، یونس ۶۲) کی تفسیر لکھ لوں، چنانچہ میری التجا منظور ہو گئی اور مجھے مزید تین ماہ کی زندگی رحمۃ للعالمین، محبوب رب العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے عطا ہو گئی اب میری یہ زندگی بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب سے عطیہ اور تحفہ ہے۔[1]

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تادمِ تحریر (رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ) 96 شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المَقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے

1 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۳۵ ملخصاً

مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یاسننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کاتحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفاءاور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعات المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاکرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے

دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مزاراتِ اولیاپر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن انمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

وصال مبارک اور آخری آرام گاہ

زندگی کے آخری ایام میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی تھی چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرکز الاولیاء لاہور کے اسپتال میں داخل کر دیا گیا

جہاں چند دن رہ کر ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ بمطابق 24 اکتوبر 1971ء کو علم و عمل کا یہ آفتاب اپنی زندگی کی کرنوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے پیچھے لاکھوں لاکھ لوگوں کو سوگوار چھوڑ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رحلت سے اسلامی دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی، ہر گلی سونی ہوگئی، ہر کوچہ بے رونق ہو گیا، ہر آنکھ نم اور دل افسردہ ہو گیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات احمد قادری (شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پڑھائی بعدِ وصال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چہرہ مبارکہ پھول کی طرح کھلا ہوا تھا اور یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر موت کی کیفیت طاری ہو چکی ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آخری آرام گاہ گجرات سٹی (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غزالیِ زماں اور مفتی احمد یار خاں پر سلطانِ دوجہاں کا احساں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کے صفحہ 162 پر نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت شیخ علاؤالدین

1 ... تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص ۵۸ ملخصاً

اَلبکْرِی اَلمَدَنی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کے والدِ محترم حضرت شیخ علی حُسین مَدَنی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغنی کے ہاں مدینۂ طیّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں محفلِ میلاد مُنعَقِد ہوئی جو کہ پُر ذَوق محفل تھی اور انوارِ نبوی خوب چمکے۔ محفِل کے اختِتام پر میر محفل نے تَبَرُّکاً جلیبی تقسیم کی اور فرمایا: آج رات میلاد کی جلیبی کھانے والے کو تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زیارت ہو گی، کل عَلَی الصُّبح بعد نمازِ فجر مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام میں ہر ایک اپنی کیفیتِ دیدار سنائے۔ حاجی غلام حسین مَدَنی مرحوم کا بیان ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ: میں نے بھی وہ جلیبی کھائی تھی، مجھے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا دیدار نصیب ہوا، میں نے اِس حال میں حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زیارت کی کہ داہنی جانب بغل میں (غزالیِ زماں رازیِ دَوراں) حضرتِ قبلہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحِب (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہیں اور دوسرے ہاتھ میں (مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت) مفتی احمد یار خان (عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان) کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ [1]

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... انوارِ قطبِ مدینہ ص ۵۳

اِک نظر سوانح عمری پر

نمبر شمار	واقعات	سن عیسوی	سن ہجری	دن
1	ولادت باسعادت	1894	۱۳۱۴	جمعرات
2	ختم قرآن مجید	1899	۱۳۱۹	جمعرات
3	پہلا درس وبیان	1904	۱۳۲۴	جمعرات
4	پہلی تصنیف حاشیہ صدرا	1910	۱۳۳۰	
5	پہلا مناظرہ، بعمر سولہ سال	1910	۱۳۳۰	
6	دوسری تصنیف علم المیراث	1911	۱۳۳۱	8دن میں
7	دستارِ فضیلت	1914	۱۳۳۴	بدھ
8	مسند افتاء پر جلوہ گری	1914	۱۳۳۴	اتوار
9	ازدواجی زندگی کا آغاز	1914	۱۳۳۴	جمعہ
10	گجرات (پنجاب) میں آمد	1933	۱۳۵۳	
11	مدرسہ غوثیہ (پنجاب) کا قیام	1953	۱۳۷۳	
12	وصال شریف	1971	۱۳۹۱	اتوار

[1] ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص ۱۲ ملتقطاً

فہرس

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
2	کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
3	تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
4	صحیح مسلم	دار المغنی، عرب شریف
5	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی
6	سنن ترمذی	دار الفکر، بیروت
7	سنن ابن ماجه	دار المعرفہ، بیروت
8	مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت
9	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت
10	مسند أبی یعلی	دار الکتب العلمیہ، بیروت
11	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ، بیروت
12	تعلیم المتعلم طریق التعلم	باب المدینہ، کراچی
13	بهجة الاسرار	دار الکتب العلمیہ، بیروت

14	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
15	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
16	حالاتِ زندگی	نعیمی کتب خانہ، گجرات
17	تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت	فرید بک سٹال، مرکز الاولیاء، لاہور
18	رسائل نعیمیہ، دیوان سالک	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء، لاہور
19	انوارِ قطب مدینہ	برکاتی پبلشرز، بابُ المدینہ کراچی
20	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
21	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی
22	مطالعہ کیا کیوں اور کیسے؟	نور شریعت اکیڈمی، باب المدینہ کراچی
23	شوقِ علمِ دین	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی
24	تکبر	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی
25	تعارف امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی
26	فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی
27	فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی
28	تربیت اولاد	مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی

فیضانِ
محدثِ اعظم پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net